(آخری قسط)

ہلال ناجی
ترجمہ: محمد راشد اصلاحی

زمخشریؒ — حیات و خدمات

زمخشری کی تصانیف

متقدمین میں کسی نے زمخشری کی جملہ تصانیف کا احاطہ نہیں کیا۔ ان کی تصنیفات کی سب سے مکمل فہرست یاقوت نے دی ہے۔[۷۹] جس میں انہوں نے ان کی ۵۱ تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کے آخر میں "وَغَیْرُ ذٰلِکَ" کے الفاظ بھی لکھے ہیں۔ ہمارے زمانے میں زمخشری کی تصانیف کی سب سے مکمل فہرست وہ ہے جسے بہیجہ الحسنی نے تیار کیا ہے جن کو زمخشری پرسند کی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے ان کے متعدد مخطوطات کی اشاعت بھی کی ہے۔ اپنی فہرست میں انہوں نے زمخشری کی ۵۰ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔[۸۰] زمخشری کے مطبوعات اور مخطوطات کی طویل جستجو کے دوران مجھے ان کی ۶۷ کتابوں کا سراغ مل سکا ہے۔ جس کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مطبوعہ مخطوط اور مفقود۔

زمخشری کی مطبوعہ تصانیف

۱۔ الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل۔ یہ قرآن کریم کی تفسیر ہے زمخشری اس کی تالیف سے ۵۲۸ھ میں فارغ ہوئے۔ بروکلمان نے اس کے بہت سے مخطوطات اور متعدد شروح وتعلیقات اور مختصرات کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس کے رد میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔[۸۱] یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔ انہیں میں مکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ کا دوسرا ایڈیشن بھی ہے جو چار جلدوں میں ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۸ء کے دوران شائع ہوا ہے۔ چوتھی جلد کے آخر میں ابن حجر عسقلانی کی "الکافی الشافی فی تخریج احادیث الکشاف" اور محمد علیان المرزوقی کی "الانصاف علی شواھد الکشاف"[۸۲] یہ دونوں کتابیں بھی شامل ہیں۔ زمخشری کو اپنی اس تفسیر پر بہت ناز تھا چنانچہ اس کے متعلق وہ فخریہ کہتے ہیں۔[۸۳]

---

۷۹ ارشاد الاریب ۷/۱۴۷-۱۵۱۔ ۸۰ المحاجاۃ بالمسائل النحویۃ ص۲۲-۴۳۔ تحقیق بہیجۃ حسنی، بغداد ۱۹۷۳ء
۸۱ بروکلمان ۵/۲۱۶-۲۲۴۔

۸۲ عبدالجبار عبدالرحمن۔ ذخائر التراث العربی الاسلامی ۱/۵۵۲۔ البصرہ ۱۹۸۱ء

۸۳ بغیۃ الوعاۃ ۲/۲۸۰۔

إن التفاسير في الدنيا بلا عدد — وليس فيها لعمري مثل كشافي
إن كنت تبغي الهدى فالزم قرأته — فالجهل كالداء والكشاف كالشافي

۲۔ المفصل في صنعة الاعراب یہ نحو میں زمخشری کی سب سے مشہور کتاب ہے۔ ۵۱۵ھ میں وہ اس کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ یہ کتاب کئی بار طبع ہو چکی ہے۔[۵۴]

۳۔ المحاجاة بالمسائل النحوية سیوطی نے اس کا نام: "الاحاجی النحویة" ذکر کیا ہے۔ بہیجۃ باقر الحسنی نے اس کی تحقیق و تصحیح کی ہے اور ۱۹۷۳ء میں بغداد سے شائع کیا ہے۔ بروکلمان نے اس کا ذکر "المحاجاة ومتمم مهام ارباب الحاجات في الاحاجي والاغلوطات في النحو" کے نام سے کیا ہے۔

۴۔ الانموذج في النحو یہ نحو کی ایک مختصر کتاب ہے۔ زمخشری نے اس کا مفصل سے اختصار کیا ہے۔ یہ کتاب وزیر علی بن الحسین الاردستانی کے نام سے منسوب ہے۔ متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ اور اس کی کئی مطبوعہ شرحیں بھی ہیں۔[۵۵]

۵۔ القسطاس المستقيم في علم العروض بہیجۃ باقر الحسنی نے تحقیق و تصحیح کے بعد ۱۹۷۰ء میں نجف سے اسے شائع کیا ہے۔ احمد بن حسن بن احمد النحوی الموصلی نے اس کی شرح لکھی ہے جس کا ایک مخطوطہ لیڈن میں محفوظ ہے۔[۵۶]

۶۔ مقدمة الادب یہ عربی فارسی لغت ہے۔ زمخشری نے اسے اہل فارس کو عربی زبان سکھانے کے لیے لکھا تھا۔ امیر ابو المظفر اتسز بن خوارزم شاہ کے نام یہ کتاب معنون ہے۔ ۱۸۴۳ء میں یہ کتاب مستشرق WETYSTEIN (وتزستاین) کی تحقیق سے لیپزگ سے شائع ہوئی۔[۵۷] اسی طرح یہ کتاب سید محمد کاظم کی تحقیق سے ۱۹۶۳ء۔ ۱۹۶۵ء کے دوران طہران سے دو جلدوں میں شائع ہوئی۔[۵۸]

۷۔ الفائق في غريب الحديث اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے۔ ابن اثیر[۵۹] اور ابن حجر[۶۰]

---

[۵۴] دیکھئے: ذخائر التراث العربي ۱/۵۵۳ و بروکلمان ۵/۲۲۴

[۵۵] ذخائر التراث ۱/۵۵۰ و بروکلمان ۵/۲۲۷-۲۲۹۔ [۵۶] بروکلمان ۵/۲۲۹۔

[۵۷] یوسف الیان سرکیس۔ معجم المطبوعات العربية ص۹۷۶۔ [۵۸] ذخائر التراث ۱/۵۵۳۔

[۵۹] مقدمة "النهاية في غريب الحديث والاثر"، تالیف المبارك بن محمد الجزري۔ تحقیق الزاوی و محمود الطناحی مطبوعہ ۱۳۸۳ھ ۱/۹۔ [۶۰] لسان الميزان ۶/۴

نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ایک سے زائد بار طبع ہو چکی ہے۔ اس کا سب سے اچھا اڈیشن ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۱ء میں البجاوی اور ابو الفضل کی تحقیق سے چار جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہوا ہے۔

۸۔ اساس البلاغة مجاز اور استعارہ سے متعلق یہ ایک بہت عمدہ لغت ہے۔ متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔[۹۱] اس کے متعدد مخطوطات موجود ہیں جن کا ذکر بروکلمان نے کیا ہے۔[۹۲]

۹۔ الجبال والامکنة والمیاہ یہ ایک جغرافیائی لغت ہے اور ایک سے زائد بار طبع ہو چکا ہے اس کی آخری اور سب سے اچھی اشاعت وہ ہے جو ابراہیم السامرائی کی تحقیق سے ۱۹۸۰ء میں "الامکنة والمیاہ والجبال" کے عنوان سے بغداد سے شائع ہوئی ہے۔ اس کی تدوین میں آستانہ میں احمد ثالث کی لائبریری میں موجود مخطوطات میں سے دو پر اعتماد کیا گیا ہے۔[۹۳]

۱۰۔ النصائح الکبار اس کا دوسرا نام "المقامات" بھی ہے۔ یہ زمخشری کے پچاس خطبات کا مجموعہ ہے۔ زمخشری نے ۵۱۲ھ میں شدید مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اس کی تالیف کی تھی۔ یہ کتاب متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ زمخشری نے اس کی ایک شرح بھی لکھی تھی جو اسی کے ساتھ چھپی ہے۔[۹۴]

۱۱۔ مسألة فی کلمة الشهادة بہیجة حسنی نے ۱۹۶۸ء میں بغداد سے شائع کیا ہے۔

۱۲۔ خصائص العشرة الکرام البررة اسے بھی بہیجة حسنی نے ۱۹۶۸ء میں بغداد سے شائع کیا ہے۔

۱۳۔ المستقصی فی امثال العرب یہ ضرب الامثال کی ایک لغت ہے۔ ۱۳۸۱ھ میں محمد عبد المعین خان کی تحقیق سے حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ اس کے بہت سے مخطوطات موجود ہیں۔[۹۵]

۱۴۔ الکلم النوابغ مسجع نصائح وحکم کا مجموعہ ہے۔ ۱۷۷۲ء میں جان جاک شولتنز J.J SCHULTENS (۱۷۱۶ء، ۱۷۷۸ء) نے جرمن ترجمے کے ساتھ اسے شائع کیا۔ ۱۸۷۱ء میں دی مینار DE MEYNARD نے فرانسیسی ترجمے کے ساتھ پیرس سے شائع کیا۔ اس کے متعدد غیر تحقیقی اڈیشن شائع ہو چکے ہیں جن میں عبد الحمید احمد حنفی کا قاہرہ اڈیشن بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ الویس سپرنجر ALOYS SPRENGER کی شرح بھی ہے جس میں مشکل الفاظ کی توضیح وتشریح کی گئی ہے۔ اس کا

---

[۹۱] ذخائر التراث ۱/۹۴۹، [۹۲] بروکلمان ۵/۲۳۱
[۹۳] الذخائر ۱/۵۵۰، ۵۵۱ وبروکلمان ۵/۲۳۱ [۹۴] ایضاً ۱/۵۵۳ وبروکلمان ۵/۲۳۱، ۲۳۲
[۹۵] بروکلمان ۵/۲۳۲

سب سے اچھا اڈیشن وہ ہے جسے بہجۃ حسنی نے سعودی عرب سے شائع ہونے والے "مجلہ العرب" کے ۱۹۷۱ء کے نویں اور دسویں شمارے میں شائع کیا ہے۔ [۹۶]

۱۵۔ ربیع الابرار یہ ایک ضخیم ادبی انسائیکلوپیڈیا ہے جسے سلیم نعیمی نے بغداد سے چار جلدوں میں شائع کیا ہے لیکن فہرست نہ ہونے کی وجہ سے اس کی افادیت میں بہت کمی ہو گئی ہے اس کے متعدد مخطوطات اور مختصرات ہیں جن کا ذکر بروکلمان نے کیا ہے۔ [۹۷]

۱۶۔ اطواق الذھب۔ یا "النصائح الصغار" یہ زمخشری کے سو مقالات کا مجموعہ ہے اس میں انہوں نے ظلم و فسادات کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی تلقین کی ہے اور عدل و احسان کو اختیار کرنے کی دعوت دی ہے ۱۹۳۵ء میں اس کتاب کو جوزیف فون ہامر J. VON HAMMER نے جرمن ترجمہ کے ساتھ فینا سے شائع کیا۔ اور دی بینارنے ۱۸۷۶ء میں فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ پیرس سے شائع کیا۔ اس کے کئی غیر محقق اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ بروکلمان نے اس کے مخطوطات کے ساتھ ساتھ ان کتابوں کے مخطوطات کا ذکر کیا ہے جن میں اس کی پیروی کی گئی ہے۔ [۹۸]

۱۷۔ القصیدۃ البعوضیۃ بہجۃ حسنی نے اسے ۱۹۶۷ء میں مجلہ "الاستاذ" بغداد میں شائع کیا۔

۱۸۔ اعجب العجب فی شرح لامیۃ العرب یہ شنفری کے قصیدہ "لامیۃ" کی شرح ہے متعدد بار طبع ہو چکی ہے ان میں اس کا وہ اڈیشن بھی شامل ہے جو ۱۳۹۲ھ میں دار الوراقۃ سے شائع ہوا ہے۔ [۹۹]

۱۹۔ المفرد والمؤلف فی النحو بہجۃ حسنی نے اسے "المجمع العلمی العراقی" بغداد کی جلد ۱۵، ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔

۲۰۔ الدر الدائر المنتخب من کنایات واستعارات وتشبیہات العرب۔ بہجۃ حسنی نے اسے بھی "المجمع العلمی العراقی" بغداد کی جلد ۱۶، ۱۹۶۸ء میں شائع کیا۔

۲۱۔ استجازۃ الحافظ السلفی الشیخ الزمخشری یہ دو اجازتیں ہیں۔

---

[۹۶] مخطوطات اور شرح کے لیے دیکھئے۔ بروکلمان ۲۳۲/۵-۲۳۳۔

[۹۷] بروکلمان ۲۳۴/۵-۲۳۵۔ [۹۸] ایضاً ۲۳۵/۵-۲۳۷۔

[۹۹] ذخائر التراث العربی ۵۵۰/۱

جنہیں بہجۃ حسنی نے مجلہ "المجمع العلمی العراقی"، ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں شائع کیا ہے

۲۲۔ المفرد فی غریب القرآن[12] یہ کتاب ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں مصطفی البابی حلبی قاہرۃ سے شائع ہوئی۔

زمخشری کی غیر مطبوعہ تصانیف

۲۳۔ دیوان شعر۔ اس کے بعض مخطوطات کا ذکر "دیوان" کے نام سے بروکلمان نے کیا ہے۔[13] اس کا ایک مخطوطہ "بستان العقلاء و دیوان الادباء" کے نام سے صنعاء میں مخطوطات آل حمید الدین میں موجود ہے میں نے مجمع علمی عراقی میں اس کے دو مخطوطات کی فوٹو کاپیاں دیکھی ہیں۔ پہلا تو وہ ہے جسے معہد المخطوطات العربیۃ نے دار الکتب المصریہ سے عکس لیا تھا۔ مجمع میں اس کا نمبر شمار ۶۷۳ ہے۔ دوسرا مکتبہ رئیس الکتاب آستانہ کا عکس ہے۔ اس کا نمبر شمار مجمع میں ۷۶۳ ہے۔ بہجۃ حسنی نے "المحاجاۃ بالمسائل النحویۃ" کے مقدمہ میں لکھا تھا کہ انہوں نے اس دیوان کی تحقیق وتصحیح کا کام مکمل کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ شائع نہیں ہو سکا ہے۔

۲۴۔ قصیدہ فی سؤال الغزالی عن جلوس اللہ علی العرش وقصور المعرفۃ البشریۃ اس کا ایک مخطوطہ برلن میں ہے جس کا نمبر ۷۶۸۸ ہے۔[20]

۲۵۔ نزھۃ المستأنس ونھزۃ المقتبس اس کا ذکر یاقوت نے کیا ہے[21] اس کا ایک مخطوطہ آیا صوفیہ آستانہ میں موجود ہے جس کا نمبر ۴۳۱۳ ہے[22]۔ بہجۃ حسنی نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ربیع الابرار کا اختصار ہے۔ اور مخطوطہ ۸۳۸ھ کا لکھا ہوا ہے[23]۔

۲۶۔ مختصر الموافقۃ بین اھل البیت والصحابۃ اس کا ایک مخطوطہ مکتبہ احمد تیمور پاشا قاہرہ میں ہے[24]۔

۲۷۔ المنہاج فی الاصول اس کا ذکر یاقوت[25]، ابن خلکان[26] اور ابن تطلوبغا[27] وغیرہ

---

[12] بروکلمان ۵/ ۲۲۷

[13] ارشاد الادیب ۷/ ۱۵۱

[23] المحاجاۃ ص ۹۲

[25] ارشاد الادیب ۷/ ۱۵۰

[27] تاج التراجم ص ۷۱

[19] ایضاً ۱/ ۵۵۳

[20] ایضاً ۵/ ۲۳۷

[21] بروکلمان ۵/ ۲۳۷

[22] بروکلمان ۵/ ۲۳۸

[26] وفیات الاعیان ۵/ ۱۶۹

نے کیا ہے۔ بروکلمان نے مدینہ منورہ میں موجود اس کے ایک نسخے کا ذکر کیا ہے [110] جس کا نمبر شمار ۱۶/۵۱ ہے

۲۸۔ نکت الاعراب فی غریب الاعراب اس کا ایک مخطوطہ دار الکتب المصریۃ میں ہے جس کا ذکر بروکلمان نے کیا ہے۔ [111]

۲۹۔ الکشف فی القراءات اس کا ایک نسخہ مکتبۃ رباط سید عثمان، مدینہ منورہ میں ہے۔ بروکلمان نے اس کا ذکر کیا ہے۔ [112]

۳۰۔ رسالۃ التصرفات اس کا ایک مخطوطہ المکتب الہندی میں ہے جس کو بروکلمان نے ذکر کیا ہے [113] اس پر محمد عصمت اللہ بن محمود نعمت اللہ کا حاشیہ بھی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ شاید یہ وہی کتاب ہے جس کو اسماعیل پاشا نے "طلبۃ العفاۃ فی شرح التصرفات" کے نام سے ذکر کیا ہے [114]

۳۱۔ رسالۃ فی المجاز والاستعارۃ اس کا ایک مخطوطہ طہران میں ہے جس کا ذکر بروکلمان نے کیا ہے۔ [115] میرے خیال میں غالباً یہ وہی کتاب ہے جس کو بہیجۃ حسنی نے "الدر الدائر المنتخب فی کنایات واستعارات وتشبیہات العرب" کے نام سے شائع کیا ہے اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے

۳۲۔ تعلیم المبتدی وارشاد المقتدی اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصریۃ میں ہے جس کا نمبر ۲۵۴۸ س ہے۔ [116]

۳۳۔ رؤس المسائل فی الفقہ ابن خلکان نے اس کا ذکر کیا ہے [117] اس کا ایک مخطوطہ چسٹر بٹی لائبریری، ڈبلن میں ہے جس کا نمبر ۳۶۰۰ ہے۔ [118]

۳۴۔ شرح ابیات کتاب سیبویہ اس کا ایک مخطوطہ احمد الثالث لائبریری آستانہ میں موجود ہے۔ [119]

۳۵۔ شرح المفصل یاقوت کے مطابق اس کا نام "حاشیۃ علی المفصل" ہے۔ [120] اور سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ میں اس کا نام "شرح بعض مشکلات المفصل" [121] لکھا ہے

[110] بروکلمان ۲۳۱/۵ — [111] ایضاً ۲۳۸/۵ — [112] ایضاً ۲۳۸/۵

[113] ایضاً ۲۲۸/۵ — [114] ایضاح المکنون ۸۶/۲

[115] بروکلمان ۲۳۸/۵ — [116] المعاجاۃ ص ۲۸ — [117] وفیات الاعیان ۱۶۹/۵

[118] الزرکلی۔ الاعلام۔ المستدرک الثانی ص ۱۴۲۔ اب یہ کتاب دار البشائر الاسلامیہ بیروت سے چھپ گئی ہے۔ — [119] المعاجاۃ ص ۳۲

[120] الارشاد ۱۵۱/۷ — [121] البغیۃ ۲۸۰/۲

اس کا ایک مخطوطہ چیسٹر بٹی لائبریری میں ہے جس کا نمبر ۳۶۵ہ ہے۔ دوسرا فینا ہے جس کا نمبر ۱۵۰۴ ہے اور تیسرا لیڈن میں ہے جس کا نمبر ۱۶۰۴ ہے۔[۱۲۲]

۳۶۔ المنتقی من شرح شعر المتنبی للواحدی اس کا ایک نسخہ مکتبہ شیخ الاسلام مدینہ منورہ میں ہے جس کا نمبر ۷۹۵ ہے اس کا سال کتابت ۶۳۳ھ ہے اور ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے[۱۲۳]

زمخشری کی وہ تصانیف جو دستیاب نہیں

۳۷۔ الاسماء فی اللغۃ اس کے متعلق احمد محمد الحوفی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ ان کی کتاب "مقدمۃ الادب" کا ایک حصہ ہے[۱۲۵] ان کا یہ خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ یاقوت نے ان دونوں کتابوں کا دو مستقل کتابوں کی حیثیت سے ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

۳۸۔ الاجناس ۳۹۔ الامالی فی النحو ۴۰۔ جواھر اللغۃ۔

۴۱۔ دیوان التمثیل۔ ۴۲۔ دیوان خطب۔ ۴۳۔ دیوان رسائل

۴۴۔ متشابہ اسماء الرواۃ۔ ۴۵۔ الرسالۃ الناصحۃ۔

۴۶۔ رسالۃ المسألۃ۔ ۴۷۔ الرائض فی الفرائض۔ ۴۸۔ معجم الحدود

۴۹۔ ضالۃ الناشد۔ ۵۰۔ عقل الکل۔ ۵۱۔ صمیم العربیۃ۔ ۵۲۔ سوائر الامثال

۵۳۔ تسلیۃ الضریر۔ ۵۴۔ رسالۃ الاسرار۔ ۵۵ شافی العی من کلام الشافعی

۵۶۔ شقائق النعمان فی حقائق النعمان فی مناقب الامام ابوحنیفۃ۔ ۵۷۔ المفرد والمرکب فی العربیۃ مذکورہ تمام کتابوں کا ذکر یاقوت الحموی نے کیا ہے[۱۲۶]

۵۸۔ دیوان المنظوم زمخشری نے اس کا تذکرہ ربیع الابرار میں کیا ہے اور اس کے بارے میں فخریہ اشعار بھی کہے ہیں۔

۵۹۔ اساس التقدیس فی التوحید اسماعیل پاشا بغدادی نے اس کا ذکر "ایضاح المکنون" میں کیا ہے نیز درج ذیل تمام کتابوں کا ذکر ہدیۃ العارفین ۴۰۲/۲ میں ہے۔

۶۰۔ المختلف والمؤتلف السلفی نے اس کا ذکر المجمع العلمی العراقی جلد ۱۸۴/۳۲ میں کیا ہے

---

[۱۲۲] بروکلمان ۲۲۵/۵ والمحاجاۃ ص۳۲ [۱۲۳] الاعلام ۲۳۴/۱۰ طبع قاھرۃ ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۹ء

[۱۲۴] الارشاد ۱۵۱/۷ [۱۲۵] احمد الحوفی۔ الزمخشری ص۶۰ قاھرۃ ۱۹۶۶ء

[۱۲۶] یاقوت۔ الارشاد ۱۵۱/۷

۶۱۔ اسرار المواضع ہو سکتا ہے یہ وہی کتاب ہو جس کو یاقوت نے "رسالۃ الاسرار" کے نام سے ذکر کیا ہے۔

۶۲۔ الرسالۃ المیکیۃ۔ ۶۳۔ زیادات النصوص۔ ۶۴۔ شرح مختصر القدوری

۶۵۔ کلمات العلماء۔ ۶۶۔ مناسک الحج۔ ۶۷۔ نصائح الملوک۔

ہو سکتا ہے یہ وہی کتاب ہو جس کا ذکر "الرسالۃ الناصحۃ" کے نام سے اوپر گزرا ہے۔

۶۸۔ صحیح العربیۃ" میرے خیال میں ہو سکتا ہے یہ وہی کتاب ہو جس کا ذکر صمیم العربیۃ کے نام سے ابھی گزرا ہے۔

۶۹۔ المدخل فی النحو صاحب عقود الجوہر نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے حوالے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

زمخشری اور شعوبیت

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ شعوبیت ایک دینی اور سیاسی تحریک تھی جو اہل عرب اور ہر وہ چیز جو عرب سے تعلق رکھتی ہو جیسے عربی زبان وادب تہذیب وثقافت اور دین وحکومت سے سخت عناد رکھتی تھی۔ اور بہت سے غیر عرب مسلمان ایسے تھے جو اس تحریک کے مخالف تھے۔ جنہوں نے علی الاعلان اپنی مخالفت کا اظہار کیا اور عربوں کی قابل فخر روایات ان کی تاریخ اور ان کی زبان کا دفاع کیا۔ علامہ زمخشری بھی انہیں لوگوں میں شامل ہیں۔ چونکہ معتزلہ نے شعوبیین کی مخالفت اور اسلام کے دفاع کا بیڑا اٹھایا، اس لیے بحیثیت معتزلی زمخشری کے لیے اس فکر کو اپنانا اور اس کا دفاع کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "المفصل فی صناعۃ الاعراب" میں جس کی تالیف سے وہ ۵۱۵ھ میں فارغ ہوتے، کہتے ہیں۔ "میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے عربیت کے علماء میں شامل فرمایا ہے اور عرب کی حمایت وعصبیت کے لئے غصہ وغیرت ہونا میری فطرت کا حصہ بنایا۔ نیز ان کی حمایت سے دستبرداری اور اپنے لیے کسی الگ امتیازی مقام کا حصول میرے لیے ناممکن بنا دیا۔ اسی طرح یہ بھی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ناممکن بنا دیا کہ میں شعوبیین کی جماعت میں شامل ہو جاؤں اور اس کے ذریعہ عزت وبلندی حاصل کروں اور اس نے مجھ کو ان کے مذہب سے بچا لیا جس میں لعن اور طعن کے سوا کچھ اور نہیں"۔

وہ مزید لکھتے ہیں "شاید جو لوگ عربی زبان کی تحقیر کرتے ہیں اس کی قدر ومنزلت کو گھٹاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو عزت وبلندی عطا کی ہے کہ اس نے اپنا سب سے افضل رسول اور اپنی سب سے منتخب کتاب عجم کے بجائے عرب میں نازل فرمایا، اس کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگ شعوبیت

کی گمراہی سے بچ نہیں سکتے اس لیے کہ راہ راست سے ہٹے ہوئے ہیں اور واضح حق کے مخالف ہیں۔

ان کی ہٹ دھرمی اور ناانصافی سخت حیرت کی باعث ہے حالانکہ علوم اسلامی میں سے کوئی بھی علم ایسا نہیں ہے جو عربی زبان کا محتاج نہ ہو چاہے وہ فقہ ہو، علم کلام ہو، تفسیر ہو یا حدیث۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ زبان و بیان کے اصول وضوابط اور اس کے مسائل کے بارے میں جب بھی گفتگو کریں گے تو لامحالہ علم اعراب کا حوالہ ضرور دیں گے۔ تفاسیر کی صورت میں حال یہ ہے کہ وہ سیبویہ اخفش، کسائی اور فراء وغیرہ بصری اور کوفی نحویوں کی روایات سے بھری ہوئی ہیں۔ اور نصوص کے مفہوم و مدعا تک پہنچنے کے لیے یہ لوگ انہیں کے اقوال سے مدد لیتے ہیں اور انہیں کی تاویلات کو اختیار کرتے ہیں۔ عربی زبان ہی کے ذریعہ یہ لوگ خود علم حاصل کرتے ہیں، اسی میں گفتگو کرتے ہیں۔ درس وتدریس اور بحث ومناظرہ بھی اسی زبان میں کرتے ہیں۔ اسی میں وہ لکھتے ہیں اور اسی میں ان کے حکام دستاویزات اور فرامین لکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ جہاں کہیں بھی جائیں اور جو کچھ بھی کریں عربی کا تعلق ان کے ساتھ ایسا ہے کہ اس سے دامن کش ہونا ان کے لیے ممکن نہیں ہے۔

تعصب کی عینک لگا کر عربی زبان کی افضلیت کا انکار کرنے والوں کے سلسلے میں علامہ زمخشری رقم طراز ہیں: "درواقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ عربی زبان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں۔ اس کے مقام ومرتبہ کو چھپاتے ہیں۔ اس کی عظمت ووقار کو کم کرتے ہیں اور اس کی تعلیم وتعلم سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اوپر یہ مثال بالکل صادق آتی ہے "جس پیالے میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔" ان کا ادعا یہ ہے کہ ان کو عربی زبان کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ اس سے انہیں چارہ کار نہیں۔

شعوبیت کی مخالفت اور عرب اور عربیت سے حاصل ہونے والے منافع کے سلسلے میں ان کے رجحانات کا اندازہ ان کی کتاب "مقدمۃ الادب" کے مقدمہ سے ہوتا ہے۔

"اس اللہ کا شکر ہے جس نے تمام زبانوں پر عربی زبان کو فضیلت دی جس طرح اس نے تمام سابقہ کتابوں پر قرآن کریم کو فضیلت دی۔ درود وسلامتی ہو نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب میں سب سے افضل ہیں۔"

زمخشری کے غیر مطبوعہ دیوان کا مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہوگا کہ عرب قوم سے انہیں گہری محبت تھی جس پر انہیں فخر تھا۔ وہ اسلام کی نشر واشاعت میں اس کے تاریخی کردار کی تعریف کرتے ہیں اور عربی زبان پر جو کہ قرآن کریم کی زبان ہے، وہ فخر کرتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ انہوں نے اپنے دیوان میں عصبیت کا

بقیہ ص ۶۳

البنایہ شرح ہدایہ (عربی)

یہ علامہ عینی مصریؒ شارح بخاری کی تصنیف ہے۔ ہدایہ کی تمام شروح کی نسبت زیادہ مفصل۔ نافع اور جامع ہے۔ ہدایہ کی عبارت حل کرنے اور فقہ وحدیث کے مباحث لانے میں بے مثال ہے، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں!

" وهو من انفع الشروح حلا لغوامض الكتاب ثم جمعًا بين ابحاث الفقه و الحديث (مقدمہ نصب الرایۃ ص ۱۵)" اور حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی دامت برکاتہم لکھتے ہیں۔

" وشرحه هذا يفوق على شروح الآخرين فانه جعل الكتاب ممزوجا في شرحه لا يترك كلمة الا شرحها ولا معضلة الا فتحها. يسوق الدلائل ويوضح المسائل ويبيّن اللغات ويظهر التراكيب واعراب الكلمات ويستدل بالاحاديث والآثار ويتكلم في رواة الاخبار ولا يصطبر قلمه السيّال حتى يبين كل ما يحتاج اليه الطالبون وفحول الرجال (تقدمہ البنایۃ ص ۶)

ہدایہ کی یہ بے بدل شرح تصحیح کے پورے اہتمام اور بقدر ضرورت عربی حاشیہ کے ساتھ ہمارے ہاں زیر طبع ہے۔ حاشیہ میں احادیث کی تخریج بھی ہے۔ ہدایہ جزاوّل کتاب الحج کے آخر تک پانچ ضخیم جلدیں (تقریبًا اڑھائی ہزار صفحات) طبع ہو چکی ہیں۔ باقی زیر تصحیح وطباعت ہیں۔ پانچ مجلد جلدوں کی عام قیمت -/۸۷۰ روپے ہے۔

اہلِ علم کیلئے خاص رعایت ہوگی۔

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ۔ ملتان پاکستان

فون نمبر ۴۱۰۹۳

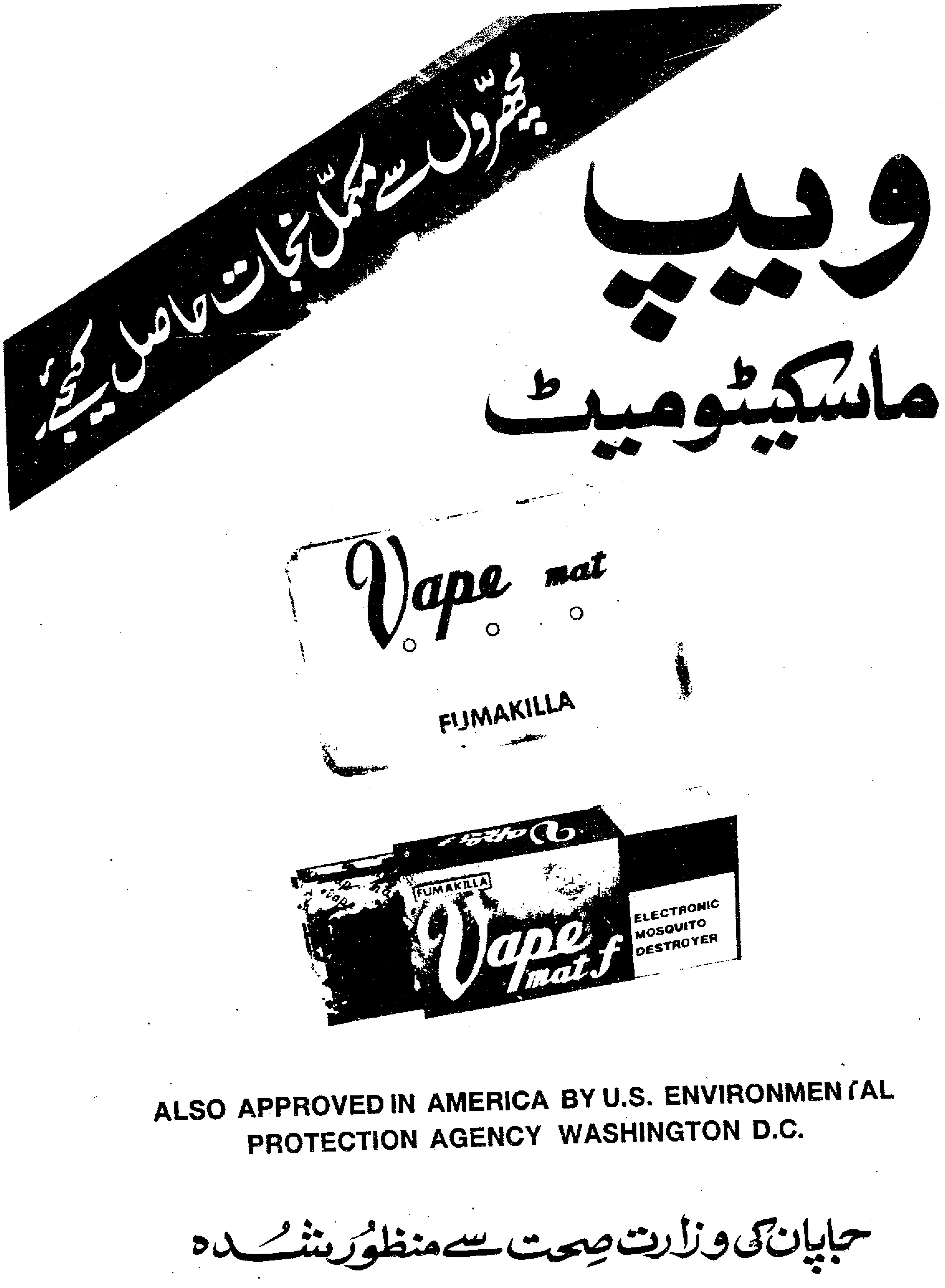

مچھروں سے مکمل نجات حاصل کیجئے
ویپ
ماسکیٹومیٹ
Vape mat
FUMAKILLA
FUMAKILLA
Vape mat f
ELECTRONIC MOSQUITO DESTROYER
ALSO APPROVED IN AMERICA BY U.S. ENVIRONMENTAL PROTECTION AGENCY WASHINGTON D.C.
جاپان کی وزارت صحت سے منظور شدہ